علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت غلبہ کیا اور آپ نے زیارت حرمین شریفین کا ارادہ کیا۔ اللہ نے وہ ارادہ بھی پورا کیا اور حج اور زیارت مدینہ منورہ نصیب کی۔ بروقت مراجعت کے بہ مقام ٹونک آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کے لاشۂ مبارک کو دلی لاکر خانقاہ میں حضرت شاہ صاحبؒ کے پہلو میں دفن کیا۔ ولادت آپ کی سنہ ۱۱۹۶ھ میں ہوئی اور یہ مصرع تاریخ ولادت ہے۔

حافظ و عالم و ولی بادا

وفات آپ کی سنہ ۱۲۵۰ھ میں عید کے دن ہفتہ کو ہوئی۔ اور نَوَّرَ اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ آپ کی وفات کی تاریخ ہے۔ اور یہ قطعہ بھی تاریخ وفات ہے ؎

امام و مرشدنا شاہ بوسعید سعید بعید خطر چو شد واصل جناب خدا
دلی شکستہ و مغموم گفت تاریخش ستون محکم دین نبیؐ فتادہ زپا

جناب حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

شاہ ابوسعید صاحبؒ کے بڑے بیٹے اور جانشین ہیں۔ کمالات آپ کے اس سے سوا ہیں جو بیان میں آویں۔ اور صفات آپ کی اس سے بہت ہیں جو کہی جاویں۔ حافظ کلام اللہ ہیں اور مطیع سنت رسول اللہؐ اپنے پیروں کی طرح سلسلۂ ارشاد و تلقین اور توجہ اور استغراق جاری ہے۔ اور حق پوچھو تو اب انہیں کی ذات فیض آیات سے خانقاہ کو رونق ہے۔ علم حدیث و فقہ و تفسیر بدرجۂ کمال حاصل ہے۔ دن رات مشغلۂ درس و تدریس جاری ہے۔ مسائل دینی آپ کے فیض سے حل ہوتے ہیں اور فتوی شرح شریف آپ کی مہر سے مسجل کئے جاتے ہیں۔ قدم بہ اپنے بزرگوں کے طریقے پہ چلتے ہیں اور اپنے پیروں کا طریقہ برتتے ہیں۔ نسبت باطنی بہت مستحکم ہے، سینکڑوں آدمی آپ کے فیض توجہ سے مقامات مشکلہ سے

شائع کردیئے ہیں:

مولانا شاہ احمد سعیدؒ

مولانا احمد سعید حضرت شاہ ابوسعید کے صاحبزادے تھے۔ ربیع الاول سنہ ۱۲۱۷ھ میں پیدا ہوئے۔ مظہر یزداں سے آپ کی تاریخ ولادت نکلتی ہے۔ مولد دلنشائے طفولیت رام پور تھا۔ دس سال کی عمر میں

نکلتے ہیں اور مدارج اعلیٰ کو پہنچتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے بزرگ کو سلامت رکھے جس سے خاندان مجددیہ قائم ہے۔ آمین ثم آمین۔

ولادت آپ کی ۱۲۱۸ھ میں ہوئی ہے اور مظہر یزداں آپ کی ولادت کی تاریخ ہے۔ اگرچہ عمر شریف چھیالیس مرحلہ سنین طے فرماتے ہیں لیکن مدارج کمال کے ہزار در ہزار طے ہوئے ہیں۔ آپ نے بھی جناب حضرت شاہ غلام علی صاحبؒ سے بیعت کی ہے اور انھیں سے خلافت پائی ہے لیکن آپ نے جناب والد سے بہت سا فیض حاصل کیا، ترقی در ترقی پائی اور ان سے بھی خلافت حاصل کی۔ اب ان کے انتقال کے بعد آپ ہی سجّادہ نشین ہیں اور

یں دہلی تشریف لائے تو قرآن مجید حفظ کر چکے تھے اور درسیات کی ابتداء ہو چکی تھی۔ تکمیل علوم دہلی میں ہوئی۔

آپ کے اساتذۂ کرام میں مولانا فضل امام، مولوی رشید الدین خاں، حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز، مولانا شاہ رفیع الدین اور مولانا شاہ عبدالقادر رحمہم اللہ عظیم المرتبت اصحاب کے نام ملتے ہیں۔

حضرت شاہ غلام علی ان پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ انھیں کے دستِ حق پرست پر بیعت کی تھی اور خلافت سے ممتاز تھے۔ اپنے والد ماجد کے انتقال کے بعد شاہ صاحب کی مسند سلوک وارشاد کو رونق بخشی۔ لوگوں کو سلوک و معرفت کی تعلیم بھی دیتے تھے اور فقہ و حدیث و تفسیر اور معقولات بھی پڑھاتے تھے۔

ہنگامۂ غدر میں شہر خالی ہوگیا، انھوں نے بھی اہل وعیال کو شہر سے باہر بھیج دیا لیکن خود خانقاہ سے باہر قدم نہیں نکالا۔ لوگ چلنے کو کہتے تو فرماتے "جب تک مشائخ کرام اجازت نہ دیں کیوں کر جاؤں"۔ ایک روز تہجد کے بعد فرمایا "اب یہاں سے نکلنے کی اجازت مل گئی ہے"۔ خانقاہ کا انتظام دوسروں کے سپرد کیا اور خود قطب صاحب چلے گئے جہاں اہل وعیال کو پہلے ہی بھیج دیا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد سو سوا سو آدمیوں کے ساتھ ہجرت فرماتے حجاز ہوئے۔ ذیقعدہ ۱۲۷۴ھ میں مکہ مکرمہ پہنچے پھر مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور وہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ سلطان ترکی کی جانب سے آپ کا وظیفہ مقرر ہو گیا تھا۔ افکار دنیوی سے مطمئن اور ذکر و فکر میں زندگی بسر کی۔ ۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ بروز سہ شنبہ انتقال فرمایا۔

اولادِ حقیقی میں مولوی شاہ عبدالرشید، شاہ محمد عمر، شاہ محمد مظہر صاحب مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ اور اولادِ معنوی میں حق المبین فی الرد علی الوہابیین، الفوائد الضابطہ فی اثبات الرابطہ، الذکر الشریف فی دلائل

ارشاد و تلقین میں مصروف ۔ اَللّٰھُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ وَ ضَاعِفْ مَدَارِجَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِطُوْلِ بَقَائِہٖ ۔

جناب حضرت مولانا شاہ عبدُالغنی صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ

آپ بھی جناب شاہ ابوسعید صاحبؒ کے فرزند ارجمند ہیں اور حقیقت میں فخرِ خاندان ہیں ۔ آپ کا طور ہی جدا ہے اور رنگ ڈھنگ ہی نرالا ہے ۔ آپ بھی حافظ کلام اللہ ہیں اور عالِم احادیثِ رسول اللہؐ ۔

ولادت آپ کی شعبان ۱۲۳۴ھ میں ہفتہ کے دن عشاء کے وقت ہوئی ۔ خورد سالی

المولد المنیف ، اربع انہار وغیرہ رسائل آپ کی یادگار ہیں ۔ آنہاالذکر رسالہ حضرت شاہ غلام علی کے رسالے ایضاح الطریقہ کے ساتھ مطبع علوی علی بخش خاں سے ۱۲۸۲ھ میں شائع ہو گیا ہے ۔

مولوی شاہ عبدالغنی دہلوی

مولوی عبدالغنی مولانا شاہ ابوسعید کے صاحبزادے تھے ۔ ۱۲۳۵ھ مطابق ۲۰-۱۸۱۹ء میں دہلی میں پیدا ہوئے ۔

پہلے قرآن مجید حفظ کیا ۔ اس کے بعد اپنے والد کے علاوہ مولانا مخصوص اللہ اور مولانا شاہ محمد اسحاق سے علوم کی تحصیل کی ۔

آپ کے اساتذہ میں شیخ محمد عابد سندھی اور شیخ ابو زاہد اسماعیل رومی کے اسمائے گرامی بھی ہیں ۔

تحصیل علوم سے فراغت کے بعد درس و تدریس کے مسند نشین ہوئے ۔ اپنے والد سے بیعت اور شرف خلافت سے سرفراز تھے ۔

صاحب تذکرہ علمائے ہند نے انھیں صاحب تصانیف متعددہ لکھا ہے لیکن حوالہ صرف سنن ابن ماجہ کے ایک ذیل "انجاح الحاجۃ" کا دیا ہے ۔

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کی ناکامی کے بعد جب دہلی پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا تو آپ حجاز ہجرت کر گئے تھے اور مدینہ منورہ میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی ۔ ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۸ء میں انتقال فرمایا ۔ قطعہ تاریخِ وفات یہ ہے ؎

ارشاد و تلقین میں مصروف۔ اَللّٰھُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ وَ ضَاعِفْ مَدَارِجَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِطُوْلِ بَقَائِہٖ۔

جناب حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

آپ بھی جناب شاہ ابوسعید صاحبؒ کے فرزند ارجمند ہیں اور حقیقت میں فخر خاندان ہیں۔ آپ کا طور ہی جدا ہے اور رنگ ڈھنگ ہی نرالا ہے۔ آپ بھی حافظ کلام اللہ ہیں اور عالم احادیث رسول اللہؐ۔

ولادت آپ کی شعبان ۱۲۳۴ھ میں ہفتہ کے دن عشاء کے وقت ہوئی۔ خورد سالی

المولد المنیف، اربع انہار وغیرہ رسائل آپ کی یادگار ہیں۔ آخرالذکر رسالہ حضرت شاہ غلام علی کے رسالے ایضاح الطریقہ کے ساتھ مطبع علوی علی بخش خاں سے ۱۲۸۰ھ میں شائع ہو گیا ہے۔

مولوی شاہ عبدالغنی دہلوی

مولوی عبدالغنی مولانا شاہ ابوسعید کے صاحبزادے تھے۔ ۱۲۳۵ھ مطابق ۲۰-۱۸۱۹ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔

پہلے قرآن مجید حفظ کیا۔ اس کے بعد اپنے والد کے علاوہ مولانا مخصوص اللہ اور مولانا شاہ محمد اسحاق سے علوم کی تحصیل کی۔

آپ کے اساتذہ میں شیخ محمد عابد سندھی اور شیخ ابو زاہد اسماعیل رومی کے اسمائے گرامی بھی ہیں۔

تحصیل علوم سے فراغت کے بعد درس و تدریس کے مسند نشین ہوئے۔ اپنے والد سے بیعت اور شرف خلافت سے سرفراز تھے۔

صاحب تذکرہ علمائے ہند نے انھیں صاحب تصانیف متعددہ لکھا ہے لیکن حوالہ صرف سنن ابن ماجہ کے ایک ذیل "انجاح الحاجۃ" کا دیا ہے۔

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کی ناکامی کے بعد جب دہلی پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا تو آپ حجاز ہجرت کر گئے تھے اور مدینہ منورہ میں مستقل سکونت اختیار کرلی تھی۔ ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۸ء میں انتقال فرمایا۔ قطعہ تاریخ وفات یہ ہے ؎